www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES

ولایت ٹائمز

سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04☆ شمارہ نمبر:20☆ تاریخ:14 مئی 2018 تا 20 مئی 2018ء بمطابق 27 شعبان 03 رمضان 1439ھ☆ صفحات:16

جوہری معاہدہ سے امریکی فرار عالمی بحران کا پیش خیمہ

یہ جو دھشتگردی ہے.... اسکے پیچھے امریکہ گردی ہے

> اگر ہم عالم اسلام کا جائزہ لیں تو امریکہ نے گذشتہ دس برسوں میں ایسے ایسے جرائم اور سازشیں کی ہیں کہ اسے مرگ بر کہتے ہوئے ہماری آواز میں شدت پیدا ہوگی، ہم مرگ بر امریکہ کا شعار بلند کرتے ہوئے یمن کے مظلوم بچوں اور بے گناہ و معصوم لوگوں کو اپنے ذہن میں رکھیں. ہم امریکہ مردہ باد کہتے ہوئے فلسطین کے بے سہارا، ستم رسیدہ، گھروں سے بے دخل کر دیئے گئے، مسلمان بھائیوں اور ان کی خواتین کی عزتوں کی پامالی، بچوں کی دلدوز چیخیں اور اجڑے فلسطین کے در و دیوار کو ذہن میں رکھیں تو ہماری صدا بہت بلند ہو جائے گی. ہم مرگ بر امریکہ کا شعار بلند کرتے ہوئے عراق میں جھوٹ کی بنیاد پر کئے گئے امریکی حملوں اور ہزاروں ٹن بارود کی بارش میں مارے گئے بے گناہ عراقیوں کی ٹکڑوں میں بٹی لاشوں کو ذہن میں رکھیں تو یہ شعار بلند کرتے ہوئے ہمارا جذبہ یقیناً بہت دیدنی ہو گا.

تحریر: ارشاد حسین ناصر

مسلمانوں کی تمام تر مصیبتوں کا ذمہ دار امریکہ ہے، امام خمینی کا یہ فرمان بہت پہلے سنا اور پڑھا۔۔۔ شہید قائد علامہ عارف حسین الحسینی کی زبانی جو حقیقت میں پاکستان میں امام خمینی کے فرزند تھے، ان کی فکر کے صحیح منعکس کرنے والے تھے۔ انہیں امام خمینی کے افکار کو پاکستان کی سرزمین پر درست انداز میں یعنی مکمل اخلاص کیساتھ منعکس کرنے کی سزا دی گئی اور وہ ہم سے اسی وجہ سے چھین لئے گئے کہ وہ سمجھوتہ نہیں کرتے تھے مگر امام سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹنے کا قول انہوں نے ہی نبھایا، اگر وہ سمجھوتہ کرنے والے ہوتے تو کسی بھی طور ہم سے جدا نہ کئے جاتے۔ انہوں نے امام خمینی کی انقلابی فکر کو پاکستان کے انقلابی نوجوانوں میں رائج کیا اور اپنی ہر دلعزیز شخصیت اور جاذبہ سے انہیں اپنا گرویدہ بنایا۔ نوجوان ان پر جان نچھاور کرنے کیلئے تیار رہتے تھے، شہید قائد نے بارہا امریکہ کے جرائم کو گنواتے ہوئے یہاں پر اس کے ارادوں کو خاک میں ملانے کا عزم دہرایا۔ انہوں نے ایران کیساتھ اپنے تعلق کو کبھی چھپایا نہیں بلکہ برملا کہا کہ ایران ہمارا سب کچھ ہے، ہم ایران کے خلاف پاکستان کی سرزمین استعمال نہیں ہونے دینگے۔ یاد رہے کہ ان دنوں میں بلوچستان میں ایران کے خلاف امریکی اڈوں کی خبریں زبان زد عام تھیں۔ شہید قائد علامہ سید عارف الحسینی کی فکر یہی تھی کہ مسلمانوں کی تمام تر مصیبتوں کا ذمہ دار امریکہ ہے، وہ یہ بیان کرتے تھے کہ امام معصوم کا فرمان ہے کہ "جس نے صبح کی اور اس کے دل و دماغ میں اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کی فکر نہ ہو تو وہ اصلاً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

اس ناطے سے مسلمان جہاں کہیں بھی آباد تھے، چاہے ان کا تعلق افغانستان سے تھا یا ایران سے، وہ لبنان کے مسلمان ہوں یا شام کے، مسلمانوں کا تعلق فلسطین سے ہو یا کشمیر سے، وہ عراق سے ہوں یا ایران سے، جہاں جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم کیا جاتا تھا، شہید قائد نے ان کے حق میں آواز بلند کرنا اپنا فریضہ سمجھا اور امام کے فرمان کی عملی تائید کی۔ وہ ہمیشہ کہتے، لبنان و فلسطین میں اسرائیل جو ظلم ڈھا رہا ہے ہمیں ان کے بارے میں آواز بلند کرنا چاہیئے۔ وہ کہتے کہ آج اگر ہم رہبر انقلاب اسلامی کے حکم پر یوم القدس یا کوئی اور دن منانے کا اہتمام کرتے ہیں تو فوراً آوازیں اٹھتی ہیں کہ پاکستان کے باہر دوسرے مسلمانوں سے ہمارا کیا واسطہ؟ کیا ہماری یہ مشکلات امریکہ کی پیدا کردہ نہیں ہیں؟ امریکہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مشغول ہے اور اسی طرح آج آپ کیلئے چھوٹے چھوٹے مسائل پیدا کر کے بھائی کو بھائی سے لڑا کر اپنے لئے میدان خالی کرتا ہے، ہم اپنے اساسی اور بنیادی مسائل کو بھول جاتے ہیں، یہ مسائل و مشکلات و اختلافات کفر اور امریکہ ایجاد کر رہا ہے تو ہم کیوں نہ اس امریکہ کے خلاف آواز بلند کریں جو اس وقت خود بھی دہشت گرد ہے اور دہشت گردی کی سرپرستی بھی کر رہا ہے۔

شہید قائد کے ان افکار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دہشت گردی اور دہشت گردوں کی سرپرستی امریکہ کا کوئی نیا کھیل نہیں، یہ اس کا اولین روز سے وطیرہ رہا ہے، اس نے ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف ایسے ہی سازشیں کی ہیں اور مسلمان حکمرانوں کو اپنے دام میں پھنسا کر ان کے وسائل پر قبضہ اور ان کے جغرافیے کو تبدیل کرنے کی سازشیں کی ہیں۔ امریکہ کا یہ جرم بھی ناقابل برداشت ہے کہ اس نے ہمیشہ امت مسلمہ کی صحیح اور عوامی قیادتوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر ان میں قیادت و رہبری کا خلا پیدا کیا ہے اور اس خلا میں اپنے بونے قسم کے جعلی لیڈر سامنے لایا ہے، تا کہ تنظیموں و تحریکوں کو اپنے حق میں استعمال کر سکے۔ اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، ہم پاکستان کی مثال کو ہی دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح امریکہ نے ایک آمر کے ذریعے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دلوائی اور پاکستان کو ایسے قیادت کے بحران کا شکار کیا، جس سے آج تک قوم نکل ہی نہیں سکی۔ اسی طرح قائد شہید کی المناک شہادت امریکی جرائم اور سازشوں کا وہ حصہ ہے، جس کے تحت امام خمینی کی فکر کے وارث انقلابی و روحانی طور پر مضبوط رہنماؤں کو پوری دنیا میں راستے سے ہٹایا گیا تاکہ انقلاب مزید نہ پھیل سکے۔ اس میں عراق کے مہدی الحکیم، لبنان کے موسیٰ الصدر (انہیں اغوا کیا گیا احتمالاً شہید) شہید عباس موسوی، ایران کے انقلاب کے بعد بم دھماکوں میں نامور مجتہدین اور انقلاب لانے والی ٹیم کے ساتھ بہتر اراکین پارلیمنٹ کو شہید کروانے کا مقصد بھی انقلاب پر کاری ضرب لگانا تھا۔

شہید قائد نے امریکہ کو اسرائیل کی سرپرستی کے باعث ہی مردہ باد کہا اور اپنی قیادت کے زمانے میں باقاعدہ طور پر اسرائیل کے وجود کے دن 15 مئی سے اگلے روز پاکستان بھر میں یوم مردہ باد امریکہ منانے کا حکم دیا، جسے آج تک منایا جاتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو امریکہ کے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے اور اس کا ہر جرم یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کو ہر دن "مردہ باد" کہیں۔ اس لئے اس بات پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کہ امسال پاکستان میں امریکہ مردہ باد کا دن تین تاریخ میں منایا جا رہا ہے۔ یہ اس برس ہے، مجلس وحدت مسلمین پاکستان جو ایک عوامی سیاسی و دینی تحریک ہے اس نے بھی اپنے سربراہ کے حکم پر اس بار 13 مئی کو یوم مردہ باد امریکہ کے طور پر منانے کا اعلان کیا تو بہت سے حلقے اس کو اختلاف کے طور پر پیش کرنے لگے، سوشل میڈیا کے اس دور میں ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے خیالات کا برملا اظہار کر سکتا ہے، جیسا کہ اس سے قبل کہا گیا کہ امریکہ کے جرائم کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اسے ہر دن صبح شام مردہ باد کیا جائے، اس کے خلاف کام کرنے کا جذبہ ابھارا جائے، اس کے جرائم کو اگلی نسلوں تک پہنچایا جائے، اس کو میدان میں للکارا جائے، اس کے خلاف جو بن سکے کیا جائے، ہمیں امریکہ کے خلاف اقدامات اٹھاتے ہوئے کسی جھجک یا گھبراہٹ کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے، بلاشک وشبہ امریکہ شیطان اکبر ہے، اس کو اس کی شیطانیوں کی سزا دی جانی چاہیئے۔

اگر ہم عالم اسلام کا جائزہ لیں تو امریکہ نے گذشتہ دس برسوں میں ایسے ایسے جرائم اور سازشیں کی ہیں کہ اسے مرگ بر کہتے ہوئے ہماری آواز میں شدت پیدا ہوگی، ہم مرگ بر امریکہ کا شعار بلند کرتے ہوئے یمن کے مظلوم بچوں اور بے گناہ و معصوم لوگوں کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ ہم امریکہ مردہ باد کہتے ہوئے فلسطین کے بے سہارا، ستم رسیدہ، گھروں سے بے دخل کر دیئے گئے، مسلمان بھائیوں اور ان کی خواتین کی عزتوں کی پامالی، بچوں کی دلدوز چیخیں اور اجڑے فلسطین کے در و دیوار کو ذہن میں رکھیں تو ہماری صدا بہت بلند ہو جائے گی۔ ہم مرگ بر امریکہ کا شعار بلند کرتے ہوئے عراق میں جھوٹ کی بنیاد پر کئے گئے امریکی حملوں اور ہزاروں ٹن بارود کی بارش میں مارے گئے بے گناہ عراقیوں کی ٹکڑوں میں بٹی لاشوں کو ذہن میں رکھیں تو یہ شعار بلند کرتے ہوئے ہمارا جذبہ یقیناً بہت دیدنی ہوگا۔ ہم امریکہ مردہ باد کہتے ہوئے لبنان پر امریکی و اسرائیلی یلغار اور مشرق وسطیٰ کا نقشہ تبدیل کرنے کے ارادوں کو ذہن نشین رکھیں تو ہمیں اس خونخوار کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے یقیناً سرور آجائے گا۔ ہمیں امریکہ مردہ کہتے ہوئے شام میں گذشتہ چھ سال کے دوران اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کی گئی تباہی اور مقدسات اسلامی کو پیش آنے والے خدشات و خطرات کو رفع کرنے کیلئے پیش کی جانے والی عظیم قربانیوں کو یاد کرنا ہوگا، پھر دیکھیں کہ امریکہ مردہ باد کا شعار کس زور سے ہمارے گلے سے نکلتا ہے۔

ہمیں امریکہ مردہ کہتے ہوئے اس کے لے پالک خونخوار اور مسلمانوں کے قلب میں خنجر کی مانند اسرائیل جس کی پارلیمنٹ میں لکھا ہے کہ اے اسرائیل تیری حدود مصر کے دریائے نیل سے لیکر عراق کے دریائے فرات تک ہیں، کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ یہ اسی کا ناجائز بچہ ہے، جس نے اپنے ناجائز وجود کے دن سے لیکر تادم تحریر لاکھوں مسلمانوں کا بے گناہ خون کیا ہے اور اسے امریکی چھتری میسر ہے۔ اقوام متحدہ میں ہمیشہ اس کے خلاف آنے والی قراردادوں کو امریکہ نے ہی ویٹو کیا ہے، وگرنہ بقول امام راحل اگر مسلمان مل کر ایک ایک بالٹی پانی اسرائیلی سرحد سے اس کی طرف پھینکیں تو یہ اسی سے ڈوب جائے۔ دنیا بھر میں اس وقت جہاں جہاں بھی دہشت گردی کا بازار گرم ہے، چاہے وہ افغانستان ہو یا پاکستان، عراق ہو یا شام، لبنان ہو یا یمن، حجاز ہو یا فلسطین، صومالیہ ہو یا لیبیا، ہر جگہ اس کے پس پردہ یا بظاہر امریکہ اور اس کا لے پالک اسرائیل ہی ہے، پھر اسے کیوں نہ مردہ باد کہا جائے۔ اس مردہ باد کو کیوں ایک دن تک محدود کیا جائے، انہیں ہر دن کیوں نہ مردہ باد کرنے کی کوشش کی جائے اور یہ جو ہمارے ہاں ایک نعرہ پر وحدت کیا جا رہا ہے، اس کو بھی درست کرنے کی ضرورت ہے کہ یہی حقیقت ہے۔۔۔۔

یہ جو دہشت گردی ہے
اس کے پیچھے امریکہ گردی ہے

ولایت ٹائمز
14مئی2018ء تا20مئی 2018ء

کشمیریت، پتھراؤاور میڈیا کا پروپگنڈا

وادی میں جاری حالیہ احتجاجی لہروں کے دوران دو ایسے واقعات رونما ہوئے جن سے کشمیریت کی دیرینہ اور عالی شان روایت داغدار ہوئی۔ پہلا واقعہ شوپیاں میں پیش آیا جب نامعلوم افراد نے ایک اسکول گاڑی پر پتھراؤ کیا جس کے نتیجے میں 2 کمسن طالب علم زخمی ہوئے اور دوسرا واقعہ چند روز قبل نار بل میں پیش آیا جب سنگ بازی کے دوران چنئی کا رہنے والا ایک سیاح ہلاک ہوا۔ گو کہ متذکرہ دونوں واقعوں کی کشمیری لیڈروں نے، بلا لحاظ صف بندی و سیاسی نظریات، پُرزور الفاظ میں مذمت کی اور عام لوگوں نے بھی ان مذموم واقعوں کے خلاف اظہار رنج وغم کیا۔ وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے جہاں ان واقعوں کو دلخراش و کشمیری اقدار کے منافی قرار دیا وہیں مشترکہ مزاحمتی قیادت نے بھی ان واقعوں کو افسوس ناک قرار دیتے ہوئے انہیں شرمندگی کا موجب ہونے سے تعبیر کیا لیکن قومی الیکٹرانک میڈیا کو کشمیریت کو بدنام کرنے کا موقعہ ہاتھ آیا اور انہوں نے ایسا مچھلی بازار گرم کیا کہ نہ ہی تھمنے کا نام لیتا ہے اور جس میں کشمیر کی دیرینہ مہمان نوازی، انسان دوستی اور مذہبی ہم آہنگی کی اقدار کو روندنے کیلئے پینلسٹس (panalists) ایک دوسرے پر سبقت لینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے ہیں۔ یقینی طور پر یہ دونوں واقعے قابل مذمت بھی ہیں اور کشمیری اقدار کے منافی بھی لیکن یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے ماضی میں کشمیریوں نے غیر ریاستی سیاحوں کو نامساعد حالات میں تحفظ بھی فراہم کیا ہے اور ان کیلئے قیام وطعام کا انتظام بھی کیا ہے یہاں تک کہ یاتریوں کیلئے تو کشمیریوں نے اپنی رگوں کا خون تک دیا ہے جس کی بسیار مثالیں تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔

ایسی صورتحال میں جہاں مشہور دہر کشمیری اقدار کو زندہ و تابندہ رکھنے کی ضرورت ہے وہیں موجودہ حساس دور میں حد درجہ احتیاط برتنا لازمی ہے جوش وجذبہ میں باہوش رہ کر جملہ اقدار کو ملحوظ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہیں کرنا ہے جو قوم کیلئے باعث خجالت وشرمندگی ہو۔ اس ضمن میں لیڈروں سے لیکر عوام تک سبھوں کو دور اندیشی اور عاقبت اندیشی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ احتجاجوں، ہڑتالوں یا حکومتی بندشوں یا کرفیو کے دوران اسکول گاڑیاں، ایمبولنسز اور سیاحوں کی گاڑیاں ہر بندش مستثنیٰ ہونی چاہئیں۔ نظم ونسق اور ڈسپلن کی پابندی ایک قوم کے مہذب ومتمدن ہونے کا ہی بین ثبوت ہوتا ہے جس کا عملی مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔

جوہری معاھدے سے ٹرمپ کی علیحدگی
اسرائیل اور سعودیہ کی تائید

تحریر: ثاقب اکبر

بالآخر امریکہ نے 2015ء میں ایران اور عالمی طاقتوں کے درمیان طے پانے والے جوہری معاہدے سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان پر پوری دنیا کی طرف سے مایوسی، تشویش، ناپسندیدگی اور مذمت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس فیصلے کی تائید صرف دو ممالک نے کی ہے۔ ان میں سے ایک اسرائیل ہے اور دوسرا سعودی عرب ہے۔ اس معاہدے کے دیگر تمام فریقوں نے امریکہ کے اس اقدام پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ برطانیہ، فرانس اور جرمنی کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ کی جوہری معاہدے سے دستبرداری کے باوجود اسے قائم رکھنے کے لئے پرعزم ہیں اور معاہدے کے دیگر فریقوں کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے۔ ایرانی صدر نے اس فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک امریکہ کے بغیر بھی اس جوہری معاہدے پر قائم رہے گا اور وہ اس حوالے سے چین، روس اور دیگر یورپی ممالک سے مشاورت کریں گے۔ ایرانی صدر ڈاکٹر حسن روحانی نے کہا کہ ہمیں یہ دیکھنے کے لئے انتظار کرنا ہوگا کہ پانچ دیگر بڑے ممالک کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے مفادات کو نظر میں نہ رکھا گیا تو میں اپنے عوام سے بات کروں گا اور انہیں ان فیصلوں سے آگاہ کروں گا، جو اس سلسلے میں کئے جا چکے ہیں۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے معاہدے سے علیحدہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اب ایران کے خلاف دوبارہ سخت پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سخت معاشی پابندیاں عائد کریں گے، کوئی بھی ملک جو ایران کے جوہری ہتھیاروں کے حصول کے مقاصد میں مدد کرے گا، اسے بھی امریکہ کی جانب سے سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ فرانسیسی صدر امانوئل میکرون نے اس امریکی فیصلے پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فرانس، جرمنی اور برطانیہ کو اس امریکی فیصلے سے مایوسی ہوئی ہے۔ برطانوی وزیراعظم ٹریزا مے کا کہنا تھا کہ امریکی صدر کا جوہری معاہدے سے نکلنے کا فیصلہ افسوسناک ہے۔ روس نے بھی اس فیصلے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ روس کو امریکی صدر کے اس فیصلے پر شدید مایوسی ہوئی ہے اور یہ اقدام بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ صہیونی ریاست اسرائیل کے وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ اسرائیل صدر ٹرمپ کے فیصلے کی قدر کرتا ہے۔ امریکہ میں سعودی سفیر کا کہنا ہے کہ سعودی عرب امریکی صدر کی جانب سے کئے جانے والے فیصلے کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ سے ہی ایران کی خطے میں دہشت گردی کی حمایت اور خطرناک میزائل پروگرام پر خدشات رہے ہیں۔

یورپی یونین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جب تک تہران جوہری معاہدے میں کئے گئے اپنے عہد پر قائم ہے، یورپی یونین کے اراکین بھی اس معاہدے پر قائم رہیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایران سے جو پابندیاں اٹھائی جا چکی ہیں، وہ پھر سے اس پر عائد نہ ہوں۔ برطانیہ، جرمنی اور فرانس نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ٹرمپ کا فیصلہ پشیمانی اور پریشانی کا باعث بنے گا۔ چین نے بھی ٹرمپ کے فیصلے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ چین کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اس معاہدے کو باقی رکھنے کے لئے وہ کسی کوشش سے دریغ نہیں کرے گا۔ ایک مغربی سفارتکار نے اس فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹرمپ ان پابندیوں کو پھر سے نافذ کریں گے، جن کی پہلی قربانی ان کے یورپی اتحادی بنیں گے۔

ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے 9 مئی 2018ء صبح تہران میں یوم اساتذہ کے موقع پر ایک جمعیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کل رات آپ نے سنا کہ امریکی صدر نے کس سطح کی گھٹیا اور پست باتیں کیں۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں شاید دس سے زیادہ جھوٹ بولے۔ انہوں نے ہماری حکومت کو بھی دھمکیاں دیں اور ہماری قوم کو بھی اور کہا کہ میں یہ کروں گا، میں وہ کروں گا۔ میں ایرانی قوم کی طرف سے کہتا ہوں کہ ٹرمپ آپ غلط کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں مزید کہا کہ میں پہلے ہی کہتا تھا کہ امریکہ کو ایران سے جوہری پروگرام پر مسئلہ نہیں بلکہ یہ ایک بہانہ ہے۔ اس پر بعض لوگ کہتے تھے کہ ایسا نہیں ہے۔ اب آپ نے دیکھ لیا ہے کہ یوں نہ تھا، ہم نے معاہدے کو قبول کر لیا، لیکن اسلامی جمہوریہ ایران سے ان کی دشمنی ختم نہ ہوئی۔ اب انہیں علاقے میں ہماری موجودگی اور ہمارے میزائل پروگرام سے مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر ہم اس میں بھی ان کی بات مان لیں تو بھی مسئلہ ختم نہ ہوگا، وہ کوئی نیا مسئلہ شروع کر دیں گے۔ اسلامی جمہوریہ کے نظام سے امریکہ کی دشمنی کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ ہم پر پوری طرح تسلط چاہتا ہے، جبکہ ہمارے انقلاب نے اس کا راستہ روک رکھا ہے۔ جو کچھ ہوا ہے، یعنی امریکی صدر کا گھٹیا اور پست طرز عمل، ہماری توقع کے خلاف نہیں ہے۔ یہی طرز عمل ماضی کے امریکی صدور کے دور میں بھی رہا ہے، ہر دور میں ایسا ہی رہا ہے۔ ایرانی قوم پوری قوت سے کھڑی ہے۔ پہلے امریکی صدور مر کھپ چکے ہیں اور ان کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو چکی ہیں اور اسلامی جمہوریہ اسی طرح قائم و دائم ہے۔ یہ صاحب بھی خاک ہو جائیں گے اور ان کا بدن سانپوں اور بچھوؤں کی خوراک بن جائے گا اور اسلامی جمہوریہ اسی طرح قائم رہے گا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے مزید کہا کہ اب کہا جا رہا ہے کہ تین یورپی ممالک کے ساتھ ہم اس معاہدے کو جاری رکھیں گے، میں ان تینوں پر بھی اعتماد نہیں رکھتا، آپ بھی ان پر اعتماد نہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں پہلے دن سے بار بار کہتا رہا ہوں کہ امریکہ پر بھروسہ نہ کرنا۔ میں نے کہا تھا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو معاہدہ کر لیں۔ پہلے ضروری حفاظتی اقدامات کر لیں، پھر معاہدہ کریں۔ میں نے کہا تھا کہ معاہدے کی ایک شرط یہ ہونا چاہیے کہ امریکی صدر اس پر دستخط کرے۔ ہماری حکومت کے محترم ذمہ داروں نے زحمت کی، اپنا پسینہ بہایا اور خوب کوشش کی، لیکن وہ یہ دستخط حاصل نہ کر سکے۔ ہم نے اڑھائی برس اس قرارداد پر عمل کیا اور اب یہ پست شخص کہہ رہا ہے کہ میں اسے قبول نہیں کرتا۔ ظاہراً ایرانی حکومت جس کی سربراہی ایرانی صدر ڈاکٹر روحانی کرتے ہیں، کا طرز عمل سفارتی ہے اور وہ سفارتکاری کی زبان استعمال کر رہے ہیں۔ انہیں دیکھنا بھی چاہیے کہ دیگر پانچ بڑی طاقتیں کیا طرز عمل اختیار کرتی ہیں۔ انہیں خاص طور پر روس اور چین سے مشورہ کرنا ہوگا کیونکہ ان دونوں ممالک کا یورپی ممالک کی نسبت ایران کے ساتھ تعاون کا بہتر رشتہ رہا ہے۔ شاید روس کو بھی توقع نہیں کہ یورپی ممالک اس پرکار بند رہ سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں ہم نے ایک یورپی سفارتکار کا قول نقل کیا ہے، جن کا کہنا ہے کہ امریکی فیصلے کا پہلا شکار یورپی ممالک ہی ہوں گے۔ امریکہ ان ممالک کو کچھ مہلت ضرور دے گا تاکہ وہ ایران سے اپنے تجارتی معاہدوں پر نظر ثانی کر سکیں، نیز آئندہ کوئی نیا معاہدہ ایران کے ساتھ نہ کریں۔ بنیادی طور پر یورپی ممالک کی ترجیحات تاجرانہ ہے۔ ان کے تاجرانہ تعلقات امریکہ کے ساتھ کہیں زیادہ گہرے اور وسیع ہیں۔ امریکہ آج بھی دنیا کی سب سے بڑی اقتصادی اور فوجی طاقت ہے، یہ بڑے ممالک نیٹو میں بھی امریکہ کے فوجی اتحادی ہیں۔ بظاہر وہ امریکہ کے دباؤ کا زیادہ دیر مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اسی امر کی طرف ایران کے روحانی پیشوا نے بھی اپنے خطاب میں توجہ دلائی ہے۔ اس فیصلے سے ایران کی اقتصادیات پر ضرور منفی اثرات پڑیں گے، جو پہلے ہی بہت مضبوط نہیں ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکہ کی پابندیوں میں جینے کا ہنر تو ایرانی قوم اور حکومت سیکھ چکی ہے۔ ایران کو بہرحال ان پابندیوں کے مقابلے میں زندہ رہ کر دکھانا ہے یا پھر تمام انقلابی ارمانوں کو چھوڑ کر امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے، جبکہ تاریخ اس امر کی بھی شہادت دیتی ہے کہ جنہوں نے امریکہ کے سامنے سر جھکایا ہے، انہوں نے بھی امریکہ سے کچھ خیر نہیں پائی، جبکہ ایران نے جرات واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے علاقے میں ایک نئی قوت حاصل کی ہے اور اپنے اثر ورسوخ میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔

ایران کی ماضی کی پالیسیوں کے خطے میں اثرات اور عوام میں مقبولیت کے نتائج کو سامنے رکھا جائے تو یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ استقامت کے راستے سے بالآخر اسے سرخروئی حاصل ہوگی۔ امریکہ اور خطے میں ان کے اتحادیوں کی ایران مخالف تمام تر سازشوں کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ عراق میں داعش کو شکست دینے میں ایران نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ شام میں ایران کے تعاون کے بغیر دہشت گردوں کو شکست نہیں دی جا سکتی تھی۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق لبنان میں حزب اللہ اور اس کے اتحادی انتخابات میں حتمی کامیابی حاصل کر چکے ہیں اور مستقبل کی حکومت یقینی طور پر اسی اتحاد کی بننے جا رہی ہے۔ اس اتحاد کو ایران کی واضح حمایت حاصل ہے۔ یہ کامیابیاں ایران کی تمام تر اقتصادی اور سفارتی مشکلات کے باوجود ہیں۔ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران اپنی استقامت وجرات کی پالیسی کو جاری رکھے گا اور امریکہ اور اس کے حواریوں کی تمام تر پابندیوں اور سازشوں کا پامردی سے مقابلہ کرے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کارخانہ قدرت سے مستقبل کی کیا صورت برآمد ہوتی ہے۔

جوہری معاہدہ سے امریکی فرار عالمی بحران کا پیش خیمہ

عالم اسلام اچھی طرح واقف ہے کہ استعمار ایران کے جوہری پروگرام سے خوفزدہ نہیں ہے، کیونکہ ایران پہلا ملک نہیں ہے جو نیوکلیائی طاقت کا حامل بنا ہے۔ امریکہ کو یہ ڈر ستا رہا ہے کہ جو ملک بغیر جوہری طاقت کے ہماری گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرا وہ جوہری طاقت حاصل کرنے کے بعد ہماری دھمکیوں سے کیا ڈرے گا۔ چلئے مان لیتے ہیں کہ ایران کا جوہری پروگرام پر امن نہیں ہے، تو امریکہ اور اسکے اتحادیوں نے جوہری طاقت کے حصول کے بعد دنیا کے لئے کونسا امن و آشتی کا فارمولہ پیش کیا ہے۔

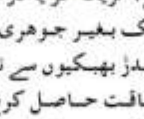

عادل فراز

ایران جوہری معاہدہ سے امریکہ کا فرار ہونا تعجب خیز نہیں ہے۔ ہمیں اس کا اندازہ تبھی ہو گیا تھا جب امریکہ نے یروشلم کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ اعلان مسلم دنیا کو مشتعل کرنے کے لئے تھا مگر انہیں مشتعل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جن کا ضمیر مردہ اور ایمان نیلام ہو چکا ہو۔ اس اعلان پر پوری مسلم دنیا خاموش تماشائی بنی رہی کیونکہ کسی مسلمان ملک میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کر سکے اور جو یہ جرأت رکھتے ہیں امریکہ کے ساتھ پوری مسلم دنیا اس کے خلاف متحد ہو جاتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ بیت المقدس کو قبلۂ اول کا درجہ دینے والے مسلمان امریکہ کے اس فیصلے پر مہر بلب تھے۔ اس خاموشی کا راز ان سے کسی نے نہیں پوچھا اور جو اس خاموشی کا علم رکھتے تھے انکے لبوں پر بھی سونے اور چاندی کی مہریں جڑ دی گئیں۔

ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں معاہدہ کی تنسیخ کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اس جوہری معاہدہ کا مقصد امریکہ اور اسکے اتحادیوں کو محفوظ رکھنا تھا لیکن اس معاہدہ نے ایران کو یورینیم کی افزودگی جاری رکھنے کی اجازت دیدی۔ تباہ کن ایران جوہری معاہدہ امریکہ کے لئے شرمندگی کا باعث ہے۔ یہ معاہدہ ایران کو عدم استحکام پھیلانے بشمول دہشت گردی کی معاونت جیسی کارروائیوں سے نہیں روکتا"۔ آخر ٹرمپ کے دل کی بات زبان پر آ ہی گئی۔ امریکہ خطہ میں عدم استحکام کا ذمہ دار ایران کو تسلیم کرتا ہے۔ امریکہ کے دہن میں بھی اسکی اپنی زبان نہیں ہے بلکہ یہ زبان اسرائیل کی ادا ہوتی ہے جو رٹو طوطے کی طرح وہی دہراتی ہے جو اسرائیل چاہتا ہے۔ اگر خطہ میں عدم استحکام کی تمام تر ذمہ داری ایران پر عائد ہوتی ہے تو پھر امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی افواج مشرق وسطیٰ میں ڈیرہ کیوں ڈالے ہوئے ہیں؟۔ ابھی تک شام میں استحکام برقرار نہیں ہو سکا ہے۔ یمن ابھی تک امن کا منتظر ہے۔ عراق اور افغانستان میں امریکی فوجیوں کی موجودگی وہاں کے عوام کے لئے پریشان کن ہے، اسکے باوجود امریکہ اپنی غلطیوں اور جنایت کاریوں کا الزام دوسروں کے سر تھوپنے کا عادی ہے۔ حقیقت یہ ہے استعماری طاقتیں یمن اور شام میں اپنی شکست سے بوکھلائی ہوئی ہیں۔ سعودی عرب یمن میں استعمار کے ایجنڈے کو عملی جامہ پہنانے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ یمن کو ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکا اور نہ استعماری زر خرید منصور ہادی اور عبداللہ صالح کو یمنی عوام پر دوبارہ مسلط کرنے میں کامیابی ملی ہے۔ حوثیوں کی مختصر سی جماعت کی مزاحمت کو ختم کرنا تو کوں چنے چبانے سے بھی زیادہ سخت ثابت ہو رہا ہے۔ حوثیوں نے سعودی عرب اور اسکے سیاسی پشت پناہی کرنے والوں کی طاقت کو کھلے میدان میں ٹکر دی ہے اور اب تک "ھل من مبارز" کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ لبنان میں حزب اللہ جیسی مقاومتی تنظیم، جس پر ایرانی حمایت یافتہ ہونے کا الزام ہے، کو شکست نہیں دی جا سکی ہے۔ حزب اللہ جو بیک وقت کئی محاذ پر نبرد آزما ہے اور استعماری طاقتوں کو ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑی ہے، لہذا امریکہ کی مثال "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" والی ہو گئی ہے۔ اس پر یہ کہ حزب اللہ اور اسکے سیاسی اتحادیوں کو ایک بار پھر لبنانی انتخابات میں سنہری کامیابی ملی ہے جو استعمار کو ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ اس لئے اب آئے دن نت نئے ہتھکنڈے استعمال کئے جائیں گے اور طرح طرح کے منصوبے اور سازشیں معرض وجود میں آئیں گی۔ امریکہ کا جوہری معاہدہ سے فرار کرنا غیر متوقع عمل نہیں ہے۔ اس کی پیشین گوئی آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے اسی وقت کر دی تھی جب امریکہ سے یہ معاہدہ طے پایا تھا مگر اس وقت آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے کور ناقدین نے انکی اس پیشین گوئی کا تمسخر کیا تھا لیکن آج وہی ناقدین اس طرح چپ ہیں جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔

دوسری طرف استعمار ایران میں عدم استحکام اور خانہ جنگی کو فروغ دینے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ گزشتہ دنوں مہنگائی کے خلاف جو عوامی مظاہرے ہوئے انہیں استعمار اپنے مفاد میں پوری طرح استعمال نہیں کر سکا۔ استعمار چاہتا ہے کہ ایرانی عوام پر ایک بار پھر اپنے گماشتوں کو مسلط کر کے ایرانی عوام کو اپنا غلام بنا لیا جائے۔ امریکہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر مسلمان ممالک پر مذہبی افراد کی حکومت برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسا مذہبی طبقہ جو نظام ولایت فقیہ کا قائل ہو اور اس نظام کو انسانیت کی فلاح کا ضامن تصور کرتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ٹرمپ معاہدہ کی تنسیخ کے بعد وائٹ ہاؤس میں اپنے شیطانی ارادوں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایران کی جمہوری حکومت کو ہٹا کر ایک نیا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اعلان جوہری معاہدہ کی تنسیخ کے پس پردہ کارفرما ذہنیت کو بالکل واضح کر دیتا ہے۔ ایران کو تباہ کرنے کے لئے امریکہ کو اب تک کوئی ایسا جواز نہیں مل سکا ہے جسکے ذریعہ وہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ پوری دنیا کو مطمئن کر سکے۔ لہذا اسرائیل کے ذریعہ ایرانی جوہری پروگرام کی فرضی فائلیں عام ہونے کے فوراً بعد امریکہ کا جوہری معاہدہ سے فرار کر جانا سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ امریکہ ایران کی جمہوری حکومت کا خاتمہ چاہتا ہے جس کے لئے وہ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد سے مسلسل کوششیں کرتا آ رہا ہے مگر ہر بار اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ 2015ء میں جوہری معاہدہ کے بعد امریکہ سمیت پوری دنیا کو یہ یقین تھا کہ ایران معاہدہ کی پاسداری نہیں کر سکے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ امریکہ منتظر تھا کہ ایران معاہدہ کو ختم کر دے تا کہ وہ ایران کے خلاف اپنی مفسدانہ اور تباہ کن پالیسیوں کو نافذ کر سکے لیکن ایران معاہدہ کی شرائط کا پابند رہا۔ بالآخر امریکہ انتظار کی تاب نہ لا سکا اور خود ہی معاہدہ کو ختم کر کے عالمی عدالت میں مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہے مگر اسکی سزا معین کرنے کی جرأت کسی میں نظر نہیں آتی۔ یہ بھی قابل غور ہے کہ آخر امریکہ ایران کے خلاف اس قدر سازشوں میں کیوں مصروف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ ایران کی خود مختاری اور "غیر خدا کے آگے سر نہ جھکانے" کی ضد پر برانگیختہ ہے۔ اگر ایران بھی دوسرے مسلمان ملکوں کی طرح امریکہ کے تلوے چاٹنا شروع کر دے تو آناً فاناً میں تمام پابندیاں ہٹا دی جائینگی اور دیگر مراعات بھی ایران کو مل جائینگی لیکن ایران کا نعرہ ہے "جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا"۔ اس نعرہ نے ہی امریکہ کو شیطانی منصوبہ بندیوں پر اکسایا ہے اور وہ بتقاضائے اپنی فطرت سے باز نہیں آئے گا۔

2017ء میں جس وقت ڈونالڈ ٹرمپ نے سعودی عرب اور اسکے اتحادی مسلمان ممالک کے ساتھ رازدارانہ اجلاس کیا تھا اسی وقت یہ طے ہو گیا تھا کہ استعمار اور اسکے زر خرید مسلمان ملکوں کی پالیسی کیا طے پائی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سعودی عرب اور اسکے اتحادی اپنے علاوہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو احمق اور غیر سیاسی تصور کرتے ہیں جبکہ اب یہ واضح ہو چکا ہے کہ سعودی عرب اور اسکے سیاسی اتحادیوں کے مقاصد کیا ہیں۔ اس اجلاس کے فوراً بعد مشرق وسطیٰ کا سیاسی منظر نامہ جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہوا ہے وہ اسکے منصوبوں اور سازشوں کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس منظر نامہ میں اہم موڑ اس وقت رونما ہوا جب اچانک اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے ایرانی نیوکلیائی پراجیکٹ کے فرضی دستاویز پیش کر کے ایران کو جوہری معاہدہ کا مخالف بتا کر دنیا کو حیران کر دیا۔ مگر اسرائیل کی اس منصوبہ بند سازش کا علم دنیا کو تھا لہذا کسی نے اسرائیل کے پروپیگنڈہ پر یقین نہیں کیا سوائے امریکہ کے۔ امریکہ نے نیتن یاہو کے فرضی انکشاف پر یقین کر کے ایرانی جوہری معاہدہ سے خود کو علاحدہ کر لیا۔ جبکہ اس معاہدہ کے محرک سابق امریکی صدر باراک اوباما نے ٹرمپ کے اس فیصلے کو غیر سیاسی اور تباہ کن بتایا ہے کیونکہ اوباما اچھی طرح جانتے ہیں کہ ٹرمپ کے اس احمقانہ فیصلے کا خمیازہ امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے علاوہ پوری دنیا کو بھگتنا پڑے گا۔ اقوام متحدہ اور معاہدہ کے پابند دیگر ممالک نے بھی امریکی اقدام کی تائید نہیں کی ہے مگر یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا، کیونکہ ایران کے خلاف پوری دنیا کی ذہنیت ایک جیسی ہے اور اسکے اسباب بھی کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

عالم اسلام اچھی طرح واقف ہے کہ استعمار ایران کے جوہری پروگرام سے خوفزدہ نہیں ہے، کیونکہ ایران پہلا ملک نہیں ہے جو نیوکلیائی طاقت کا حامل بنا ہے۔ امریکہ کو یہ ڈر ستا رہا ہے کہ جو ملک بغیر جوہری طاقت کے ہماری گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرا وہ جوہری طاقت حاصل کرنے کے بعد ہماری دھمکیوں سے کیا ڈرے گا۔ چلئے مان لیتے ہیں کہ ایران کا جوہری پروگرام پر امن نہیں ہے، تو امریکہ اور اسکے اتحادیوں نے جوہری طاقت کے حصول کے بعد دنیا کے لئے کونسا امن و آشتی کا فارمولہ پیش کیا ہے۔ امریکہ کا یہ کہنا کہ "ایران کا جوہری پروگرام خطہ میں عدم استحکام اور دہشت گردی کو فروغ دینے کے لئے ہے" مضحکہ خیز ہے۔ وہ ملک جس نے پوری دنیا کو دہشت گردی کی بھٹی میں جھونک دیا ہو اسے مشرق وسطیٰ میں استحکام کی فکر ستا رہی ہے۔ جبکہ خطہ میں جتنی بھی دہشت گردی ہے اسکے پیچھے امریکہ و اسرائیل کا ہاتھ ہے۔ عراق کی تباہی کے بعد جو رپورٹ منظر عام پر آئی ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جارج بش اور اسکے اتحادیوں کا عراق پر حملہ کرنا ایک سیاسی غلطی تھی، کیا امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک اپنی اس غلطی پر عراقی عوام سے معافی طلب کریں گے؟ عراقی عوام کا جو جانی و مالی و تاریخی نقصان ہوا ہے اسکا جبران ممکن ہے؟۔ آج بھی امریکہ وہی غلطی دہرا رہا ہے جو اسکے شرمندہ ماضی کی یادگار ہے۔ مگر امریکہ یہ یاد رکھے کہ ایران، عراق نہیں ہے۔ ایران کی عوام اور علماء نے کبھی قربانیوں اور کسی بھی طرح کے ایثار سے گریز نہیں کیا ہے۔ لہذا کسی غیر سیاسی اقدام سے پہلے اسکے عواقب پر اچھی طرح غور کر لیا جائے تو بہتر ہوگا۔

adilfaraz2@gmail.com

کشمیری جنگجو نوجوان فوج کا مقابلہ کرنے کے اہل نہیں: فوجی جنرل بپن راوت

جنگ بندی کیلئے مشروط رضا مندی ظاہر

سری نگر/ کے این این/ آرمی چیف نے جنگ بندی پر "مشروط رضامندی" ظاہر کرتے ہوئے واضح کیا کہ کشمیری جنگجو نوجوان فوج کا مقابلہ کرنے کے اہل نہیں۔ تاہم انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا کہ اس بات کی ضمانت کون دے گا کہ سیکورٹی و پولیس اہلکاروں، سیاسی کارکنوں اور دوسرے لوگوں پر کوئی حملہ نہیں ہوگا۔ جنرل بپن راوت نے کشمیر اور کشمیریوں کی آزادی کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ کشمیر مسئلے کا کوئی فوجی حل ممکن نہیں۔ فوج کے سربراہ نے کہا کہ کشمیری نوجوانوں کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ انہیں بندوق اٹھانے سے کبھی آزادی نہیں ملے گی۔ انہوں نے کشمیری نوجوانوں میں ملی ٹینسی کے تئیں بڑھتے رجحان کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ میرے لئے جنگجوؤں کی ہلاکت کے اعداد و شمار معنی نہیں رکھتے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ کشمیر میں یہ عمل چلتا رہے گا۔

کے این این مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق آرمی چیف جنرل بپن راوت نے کہا ہے کہ وہ لوگ جو کشمیری نوجوانوں کو ہتھیار اٹھانے کی ترغیب دیکر اسے آزادی کا راستہ قرار دیتے ہیں، بقول آرمی چیف دراصل ایسے لوگ نوجوانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کشمیری نوجوانوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ غیر ضروری طور پر جذباتی نہ ہوں، وہ کیوں ہتھیار اٹھاتے ہیں، انہیں کبھی آزادی نہیں ملے گی۔ کشمیری نوجوانوں کے ہتھیار اٹھانے کے بڑھتے واقعات پر جنرل بپن راوت نے اظہار تشویش کیا۔ موقر انگریزی روزنامہ انڈین ایکسپریس کو دیئے گئے انٹرویو میں آرمی چیف نے کہا کہ کشمیری نوجوانوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ وہ فوج سے نہیں لڑ سکتے اور انہیں آزادی کبھی نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا ہمیں کشمیری نوجوانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ آزادی ممکن نہیں ہے۔ یہ کبھی نہیں ملے گی۔ جنرل راوت کا کہنا تھا کہ کشمیری نوجوان کیوں ہتھیار اٹھا رہے ہیں؟ انہوں نے سخت لہجے میں کہا کہ ہم ان سے ہمیشہ لڑیں گے جو آزادی مانگ رہے ہیں اور بھارت سے علیحدگی چاہتے ہیں۔ آرمی چیف نے کہا کہ وہ ان نوجوانوں کو لیکر تشویش میں ہیں جو راستہ بھٹک گئے ہیں اور آزادی لینے کیلئے ہتھیار اٹھا رہے ہیں۔ جنرل راوت نے کہا کہ انہیں انکاؤنٹروں میں مارے جارہے ملی ٹنٹوں کی تعداد سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ اعداد و شمار معنی نہیں رکھتے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ جنرل راوت مانتے ہیں کہ کشمیر میں لوگ ملی ٹنسی کے ساتھ مسلسل جڑ رہے ہیں، تاہم وہ کہتے ہیں کہ یہ سب بیکار ہے کیونکہ انہیں (کشمیری نوجوانوں) کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ آرمی چیف کا کہنا تھا کہ کشمیری نوجوان بندوق اٹھا کر فوج سے نہیں لڑ سکتے۔

انٹرویو کے دوران جنرل بپن راوت نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ کشمیری نوجوان بہت غصے میں ہیں لیکن سیکورٹی فورسز پر پتھراؤ صحیح نہیں۔ فوج کے سربراہ نے کہا کہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے انڈین آرمی (فوج) کو یہ اچھا نہیں لگتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے جوان (فوجی اہلکار) وادی میں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ عام لوگوں کا جانی نقصان نہ ہو لیکن جب کوئی ہم سے لڑنا چاہتا ہے تو پھر ہم بھی پوری طاقت سے لڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ سیکورٹی فورسز سفاک نہیں۔ جنرل راوت نے کہا کہ کشمیریوں کو ملک شام اور پاکستان کی صورتحال دیکھنی چاہئے جہاں اس صورتحال میں لوگوں پر توپوں اور فضائی طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جنرل بپن راوت نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ لوگوں کی بڑی تعداد سیکورٹی فورسز کے انسداد ملی ٹینسی آپریشن کو سبوتاژ کرنے کیوں نکل آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کشمیر کے لوگ چاہتے ہیں کہ مسلح جدوجہد کرنے والے نہ مارے جائیں تو وہ انہیں سمجھائیں کہ اپنے ٹھکانوں سے ہتھیاروں کے بغیر باہر نکلیں تو کوئی قتل نہیں ہوگا۔ آرمی چیف کا کہنا تھا کہ اگر یہ ہوتا ہے تو ہم اپنی کارروائی روک دیں گے لیکن کسی کو ہماری کارروائیوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیا جائے گا۔ برہان وانی کے جاں بحق ہوجانے کے بعد کشمیر میں پیدا شدہ صورتحال کے تناظر میں جنرل بپن راوت نے کہا کہ جون 2016 تک کشمیر وادی میں سب ٹھیک تھا لیکن ایک آپریشن نے حالات خراب کردیئے۔ انہوں نے کہا کہ برہان وانی کی ہلاکت کے بعد پورا کشمیر سڑکوں پر نکل آیا اور فورسز پر پتھر برسانے لگا اور ہماری چوکیوں پر حملے ہونے لگے۔ ہم پر گولے بھی پھینکے گئے کہ اب آزادی دور نہیں۔ آرمی چیف کا دو ٹوک الفاظ میں کہنا تھا کہ ہم یہ سب برداشت نہیں کرسکتے تھے ہمیں ہر حال میں حالات کو اپنے قابو میں کرنا تھا۔ ہمیں کشمیریوں کو بتانا تھا کہ آزادی کبھی نہیں ملے گی۔ انٹرویو کے دوران جنرل بپن راوت نے کشمیر میں نوجوانوں کے غم و غصے کو پاکستان کی سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ برہان وانی وادی میں فوج کے ہاتھوں مارا جانے والا پہلا نوجوان نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں اب تک یہ سمجھنے کی کوشش کررہا ہوں کہ کشمیری نوجوانوں میں یہ غصہ کہاں سے آتا ہے۔ جنرل راوت کے بقول دراصل کشمیری نوجوان پاکستان کے بہکاوے میں آکر ہم پر حملے کرتے ہیں۔ آرمی چیف جنرل بپن راوت نے اعتراف کیا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کے مسئلے کا کوئی فوجی حل ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کشمیر کے سیاسی نمائندے شہروں، قصبوں اور دیہات میں جاکر لوگوں سے ملیں لیکن وادی میں انتہا پسند لیڈر اور کارکن گھات لگائے ہوئے ہیں کہ کہیں ان پر کوئی حملہ کردے۔

جوہری معاہدہ سے دستبرداری شیطان بزرگ کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہوگیا: مولانا شبیر قمی

سری نگر/ بیورو ولایت جموں و کشمیر نے پانچ جمع ایک جوہری معاہدہ سے امریکہ کی دستبرداری جمہوری اسلامی ایران کی فتح قرار دیا ہے۔ تنظیم کے سربراہ مولانا سید محمد شبیر قمی نے پانچ جمع ایک جوہری معاہدہ سے امریکہ کی دستبرداری کو عالم اسلام کی فتح قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ پھر شیطان بزرگ کا مکروہ و مذموم چہرہ بے نقاب ہوگیا۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق مولانا قمی نے کہا کہ امریکہ کی اسلام دشمنی اور تانا شاہی روز بروز بے نقاب ہوتی جارہی ہے جو شیطان بزرگ امریکہ کی رسوائی اور ذلت کا سبب بنتا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ جھوٹے پروپیگنڈے اور بے بنیاد الزامات جمہوری اسلامی ایران پر عائد کررہا تھا لیکن جمہوری اسلامی ایران کی ثابت قدمی اور لاثانی وفائے عہد نے امریکہ کے مکروہ چہرے سے نقاب ہٹایا جس سے پوری دنیا امریکہ کی شیطانیت سے واقف ہوگیا اور امریکہ کے سپر پاور ہونے کا دعویٰ ایرانی قیادت کے پاؤں تلے پاش پاش ہوگیا۔ مولانا قمی نے کہا کہ جوہری معاہدہ پر دیگر چار ممالک کا ثابت قدم رہنا قابل تحسین ہے اور ان ممالک کا یہ فیصلہ امریکہ کے ناپاک چہرے پر شکست کی زوردار تھپڑ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری معاہدہ سے امریکہ کی دستبرداری امریکہ کی تانا شاہیت اور اسرائیل کے تابوت میں آخری کیل ہے جس کا اندازہ امریکہ اور اس کے حواریوں کو بہت جلد ہوگا۔ مولانا قمی نے کہا کہ رہبر معظم انقلاب حضرت امام خامنہ ای کی صالحانہ قیادت میں جمہوری اسلامی ایران کامیابی، کامرانی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے جو عالم اسلام کیلئے انتہائی نیک شگون ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیطان بزرگ امریکہ اس وقت ایران کو زیر کرنے کیلئے عالم اسلام میں مسلکی اختلافات کو ہوا دے رہا ہے اور بدقسمتی سے کچھ نام نہاد مسلمان شیطان بزرگ امریکہ کی تصاویر میں رنگ بھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کسی بھی مسلمان کا دوست نہیں ہے اور نہ کبھی تھا۔ مولانا نے کہا کہ امریکہ کے کندھے سے کندھا ملانے والے نام نہاد مسلمانوں کو پچھتانا پڑے گا جس کی مثال تاریخ کے اوراق میں درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ عالم اسلام کا ازلی دشمن ہے جس کے ہاتھ بے گناہ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عالم اسلام سے اپیل کی کہ وہ متحد ہوکر امریکی سازشوں کو ناکام بنادے۔

کشمیریوں کا جذبہ مزاحمت زندہ قوم کی علامت: پروفیسر غنی

سری نگر/ مزاحمتی لیڈر پروفیسر عبدالغنی بٹ نے کشمیری عوام کے جذبہ مزاحمت کو زندہ قوم کی علامت قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ باطل پر حق، ظلم پر انصاف اور غلامی پر آزادی کو برتری حاصل ہے۔ جامع مسجد تارتھ پورہ کپواڑہ میں نماز جمعہ کے موقعہ پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلم کانفرنس کے سربراہ پروفیسر عبدالغنی بٹ نے خطاب کرتے ہوئے دینی تاریخ کے حوالے سے کہا کہ جہاں تاریخی حس بیدار ہو وہاں سنورنے میں دیر نہیں لگتی اور جہاں صورتحال اس کے برعکس ہو، وہاں بگڑنے میں دیر نہیں لگتی۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کا سبق یہ ہے کہ حس بیدار ہو تو کامرانیاں نصیب ہوتی ہیں اور اگر حس بیدار نہ ہو تو ناکامیاں گردن گیر ہو جاتی ہیں۔

جموں کشمیر میں ظلم اور خون خرابے کو بند کرنے کیلئے با معنیٰ مذاکرات کا آغاز لازمی: علامہ حامی

سری نگر/ ریاست بھر میں ہو رہی بے گناہ ہلاکتوں پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے امیر کاروان اسلامی علامہ غلام رسول حامی نے کہا کہ ایسے واقعات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق انہوں نے اقوام عالم پر زور دیا کہ وہ وادی میں ہو رہی ہلاکتوں کے سلسلے کو ختم کرنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے مسئلہ کشمیر کے پرامن اور مستقل حل کے لئے بھارت کو اقدامات اٹھانے کیلئے دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں قیام امن تب ہی ممکن ہے جب بھارت پاکستان اپنے آپسی اختلافات کو دور کرکے ایک منظم اور متحرک حکمت عملی اختیار کرکے جموں کشمیر مسئلے کا حل نکالنے کے لئے کوششوں کا آغاز کریں۔ انہوں نے کہا کہ وادی کشمیر میں جس طرح سے انسانی حقوق کی پامالیاں ہر دن ہو رہی ہے اس سے نوجوانوں کے اندر بہت غصہ ابھر رہا ہے جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کا یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ پڑھا لکھا نوجوان ہوتا ہے اگر یہ نوجوان تشدد کی بھینٹ چڑھ جائے جائیں تو سوالات لازماً اٹھیں گے اور ان سوالات کا جواب برسراقتدار لوگوں کو دینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے اندر جس طرح کے حالات بنتے ہوئے ہیں اس کی ذمہ داری اس ہٹ دھرم پالیسی کا نتیجہ ہے جو کئی دہائیوں سے برسراقتدار لوگوں نے اختیار کررکھی ہے۔ بے گناہ ہلاکتوں پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے علامہ حامی نے کہا کہ اب ظلم کا جادو سر چڑھ کے بول رہا ہے جس کے توڑ کے لئے ایک مضبوط لائحہ عمل ترتیب دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ سیاحوں کی گاڑیوں پر ہوئے پتھراؤ کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں کے نوجوانوں کو کشمیریت زندہ رکھنی ہوگی اور ایسے واقعات سے خود کو اور دوسروں کو دور رکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کٹھوعہ رسانہ گاؤں میں پیش آئے عصمت ریزی اور قتل معاملے پر جس طرح سے سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سنایا ہے اس سے ان ہندو انتہا پسند جماعتوں کی حوصلہ شکنی ہوئی ہوگی جو اس کو مذہب اور صوبے کی سیاست میں تبدیل کرنا چاہتے تھے۔

350 کروڑ روپے سے تیار جہانگیر چوک سے رام باغ تک پل ہوائی کا افتتاح

سری نگر/ وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے گرمائی راجدھانی میں رابطہ کے بنیادی ڈھانچے کو تقویت بخشتے ہوئے آج جہانگیر چوک۔ رام باغ ایکسپریس وے کاریڈور کے پہلے مرحلے یعنی امر سنگھ کالج سے برزلہ پل تک کے حصہ کو آمد و رفت کے لئے کھول دیا۔ 350 کروڑ روپے کی لاگت والے اس پروجیکٹ سے ٹریفک کی گنجائش میں اضافہ ہوگا اور برزلہ، سری نگر ہوائی اڈے جانے والی گاڑیوں کی نقل و حمل میں آسانی پیدا ہوگی اور کافی حد تک وقت بھی بچے گا۔ ریاستی وزراء نعیم اختر، سید الطاف بخاری، محمد اشرف میر، آسیہ نقاش، ممبر پارلیمنٹ فیاض احمد میر، کئی ارکان قانون ساز یہ، ڈویژنل کمشنر کشمیر بصیر احمد خان کے علاوہ انتظامیہ کے کئی دیگر افسران بھی موجود تھے۔ پروجیکٹ کی تکمیل پورہ کڑی کو اگلے دو ماہ کے اندر اندر قابل ٹریفک بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ 4 دو گلیاروں والے 2 اعشاریہ 4 کلومیٹر لمبے فلائی اوور کو مکمل طور سے اس سال کے آخر تک چالو کیا جائے گا۔ یہ پروجیکٹ جموں و کشمیر اکنامک ری کنسٹرکشن ایجنسی کی طرف سے عملایا جارہا ہے۔ اس سے قبل سی ای او، ای آر اے نے وزیر اعلیٰ کو پروجیکٹ کی خصوصیات کے بارے میں جانکاری دی۔ اس پروجیکٹ کی پہلی ڈیڈ لائن 2016 کے نامساعد حالات اور 2014 کے تباہ کن سیلاب کی وجہ سے پوری نہیں ہوئی تھی۔

THE WESTERN CAPITALISM, ITS GRASS ROOTS AND IMPACT ON WORLD

Our educational system unfortunately is also a part from the capitalism; just ponder what kind of education is provided to the students of the most prestigious colleges and universities of world. Where from these capitalists do come? Where they have been produced? A week before I saw some students of Oxford University staging protest for solidarity with Israel, did they for God sake forgot what Israel has done to Palestine over the years, not only this there were many students across Europe who were inspired to join the ISIS a bloody terrorist organisation.

In the name of Allah the most gracious and merciful, peace and blessings be upon all Prophets especially the Prophet Muhammad (peace be upon him and his family).

ALI MUHAMMAD DAR

Initially looking and letting ours eyes meet with the current phenomenon of westernisation, there arises a need to understand and get equipped with some sort of terms and things as well. Wherever you go no matter which job or service you will prefer for yourself you are gonna directly or indirectly face the heat of capitalism. A question arises what is capitalism? And why we need to be concerned about so? I will not surpass the theories of great intellects regarding the capitalism but as mentioned in the heading we will try to see its origin and will continue studying its influence on the different systems of the world.

As we are familiar with the Age of Renaissance in Europe which resulted in the eradication of authority of church or religious community. But straight after the movement what was experienced was nothing less than a nightmare for humans living in that period. The authority was taken and handed over to common people who builted, designed, engineered plans by their own and thus shaped the world with their utmost thoughts. The explanation was put forward by itself when many revolutions occurred in most parts of Europe with likes of Industrial revolution in Britain and the French revolution in France. The world at that time was gifted with unimaginable technology and still majority of the world's population praise the movement. Many things were invented, unknown places were discovered, and scientific thinking saw its path and ran for its development. In short words Europe now was not darling to the Dark Age. They did not resist themselves on this but carried their work to other fields as well, in order to sow the seeds of capitalism they saw the requirement of changing the mindset of people regarding their self and thus they interfered in the psychological and philosophical discussions. Saying good bye to religion and going with warm welcome for their scattered thoughts they accordingly understood man in their own perceptions and whatever they deduced about man they architectured their ideology, society and culture. Many philosophers among them based their theories upon the needs of man, but unfortunately their study in this arena tuned violent when they put forward that sex and materialism are only inborn tendencies of man. So if there was anything left by movement holders in the quagmire the later comers fulfilled that leaving behind the system which would engulf whole world for materialistic purposes.

When we turn pages of philosophical, political books we come to know that capitalism is a political or economic system in which a country's trade ad industrial firms are controlled by private owners for profit, and what their profits are I do not need to discuss upon it, the world is and has already witnessed its outcome which made millions homeless and jobless as well. What kind of system is this where the entire resource of country is handled by few capitalists and without any propagation from public? The world has seen lot of systems evolving and then declining but the said system with all evil support is growing wider and making its mark deeper. This is not the system in fact it is the problem of era. This is problem and the issue which the people should be concerned about, don't we see the extract of the so called western capitalism affecting our youth, our society, our systems. There is no corner of world left where the evil capitalism is expected to be absent.

Now coming to the contemporary era, there is no doubt nor do I shiver in saying that terrorism is the biggest, gigantic problem of this era. But if you do a knowledge based analysis, logic-based, intellect-based analysis with complete research then there cannot be any result except that whenever terrorism existed on earth, and especially the current terrorism is not the gift from any religion, any spiritual institution but a loan from capitalism. The so called western capitalism has succeeded to turn religion into industry and giving rise to the brutal terrorist organisations which are wholly and solely backed by the capitalists.

Our educational system unfortunately is also a part from the capitalism; just ponder what kind of education is provided to the students of the most prestigious colleges and universities of world. Where from these capitalists do come? Where they have been produced? A week before I saw some students of Oxford University staging protest for solidarity with Israel, did they for God sake forgot what Israel has done to Palestine over the years, not only this there were many students across Europe who were inspired to join the ISIS a bloody terrorist organisation. Who are presently working for Taliban, Al-Qaida? And who are fuelling the tensions across world? The answer is simply the products of educational system.

The world has to wake up from the dream of capitalism just like the American citizens did and are continuing. I just want to remind you the movement "OCCUPY WALL STREET" which instilled so much revolutionary fervour in the American people. The American govt. tried to show the movement as insignificant and they are still trying to do so. Within two or three weeks after the movement began, the very same gentlemen who claim that freedom of expression is necessary, and are supporters of freedom of expression showed their true colours which were painted by capitalist ideology. At that time among all the important newspapers in the US, only one newspaper published the report on that movement, while as rest stayed silent indicating the media has already been sealed by capitalists. The people who were there the many thousands of people who gathered on Wall Street in New York, and in other cities and states of America. One issue that triggered the movement was that the corruption of the capitalist system had become tangible and visible to the people of USA. The govt. might have managed to suppress that movement by force, but they couldn't destroy the roots of the movement. Sooner or later that movement will grow in power to the extent that the capitalist system in America and West will be completely razed to ground. The brutality of the corrupt capitalist system is not just limited to the people of Afghanistan, Iraq, Syria and other deprived countries. The system even doesn't show mercy to its own people. The people in that thousand strong demonstrations and protests in New York carried placards which read, "We are 99%". This means that 99% of the American people, the overwhelming majority of the American people are condemned to follow the other one percent. The wars against Iraq, Syria and Afghanistan are waged by the 1%, but the remaining 99% had to suffer the causalities and pay the costs. That is what awakened the people and mobilized them. The way the govt. confronted the movement is also noteworthy from concealing the truth to using extremely repressive measures, both in America and certain European countries. In England, brutality was so much that you would not see even one tenth of such repression in a backward country ruled by a dictatorial regime. These are the same administrations who advise others to adopt the methods of the capitalist system. Today, the capitalist system is at the dead end. It may take years for such movements to reach its final conclusion, but the crisis is in full swing.

The Author hails from Durbal, Bemina And is presently pursuing B.A in philosophy at Cluster University. He can be reached at am621030@gmail.com

To answer questions of youth everywhere, scientific movement of Islamic World must progress: *Imam Khamenei*

After many centuries of scientific stagnation, the West could increase its wealth, and scientific, military, political and promotional power by using scientific advancements of the Muslim World, and could finally create the actual situation in Islamic countries through c olonization.

While meeting with participants at the Congress of the Role of Islam in the Emergence and Promotion of Islamic Sciences, this morning (Saturday), Ayatollah Khamenei—the Leader of the Islamic Revolution—mentioned that the most important needs of the Muslim World today consists of union and alliance, as well as serious movement toward scientific advancement in all areas.

Expressing his gratitude towards the officials and organizers of the Congress, particularly Ayatollah Makarem Shirazi, the Leader of the Revolution opened up by saying: "Today, every effort which contributes to increased mutual recognition among different Islamic groups and communities, and increased awareness on strengths of every community, is valuable, and helps promote unity and alliance."

He referred to the role of Shi'ism throughout history, in the promotion of Islamic and natural sciences, and he reminded his audience: "These invaluable works and masterpieces should be introduced to the Islamic Ummah, because they bring about pride and unity."

The leader of the revolution further stressed: "One of the most important, and highly needed matters in the Muslim World today is the scientific advancement and serious movement in this arena.

Ayatollah Khamenei indicated the main reason for the Muslim World being under domination, its stagnation in sciences and added: "After many centuries of scientific stagnation, the West could increase its wealth, and scientific, military, political and promotional power by using scientific advancements of the Muslim World, and could finally create the actual situation in Islamic countries through colonization."

Referring to the Western powers' desire for hegemony over Islamic countries, and compliance of many rulers of these countries with international bullies, Ayatollah Khamenei emphasized: "This situation must change by the medium of Islamic countries' scientific advancement; the Muslim World can stand at the peak of human civilization again."

While adding that the movement of philosophy and rational sciences should accelerate, Ayatollah Khamenei stated: "The West has extended their scope of philosophy to include different aspects of political and social issues. We also need to follow this model because Islamic philosophy is deeper and stronger compared to Western philosophy.

Mentioning an increased awakening in the Muslim World, and an increased tendency towards Islam, he reiterated: "Today, the youth around the world have many questions they hope to answer within the framework of Islam. Hence, the scientific movement in the Muslim World must accelerate; and the Islamic Ummah must reach the utmost of its scientific and civil authority, so the enemies of Islam and the U.S. politicians cannot give orders to the rulers of Islamic countries."

Mr.Trump:You are making a damn mistake

Without definite guarantee of 3 EU countries, we won't stick with JCPOA:Imam Khamenei

Tehran:"Last night you heard that the US president made silly and superficial remarks. There were maybe more than 10 lies in his comments. He threatened both the establishment and the nation, saying he will do this and that," pointed out Ayatollah Seyyed Ali Khamenei in a meeting with a number of teachers and university professors in Tehran on Wednesday.

"Mr. Trump I tell you on behalf of the Iranian nation: You are making a damn mistake."Ayatollah Khamenei stressed that the US problem with Iran was not related to the country's nuclear program.

"We accepted the JCPOA, but enmities with the Islamic Republic did not end. Now they raise the issue of our presence in the region and the issue of missiles. If we accept them too, they will bring up another issue," he said.

"The reason for US opposition to the establishment is that the US used to completely dominate [Iran] but the [Islamic] Revolution cut off their hands [from the country]," he added.

The Leader said the Americans want rulers who would carry out their errands and dish out their money, as is the case with the Persian Gulf states.

A few days ago, Ayatollah Khamenei said, Trump sent a letter to the Persian Gulf countries, saying he had spent $7 trillion in the region for them and that they had to compensate.

"You spent money to dominate Iraq and Syria; well you couldn't, damn it to hell!" the Leader noted."The ugly and silly behavior of the US president was not unexpected. This behavior existed in the era of former presidents in different forms. The Iranian nation has stood firmly and those ex-presidents have died and their bones are rotten but the Islamic Republic is still there," Ayatollah Khamenei said.

"Last night, you heard the US president make some shallow and lewd remarks. There were several lies within his speech. He threatened the Iranian government and people. I answer him, as a representative of the Iranian population: "Donald Trump, you cannot lift one finger against us."You know that the nuclear issue was just an excuse!" He further reminded his audience: "When the nuclear matter began, some Iranian officials said, 'Why do we insist on keeping nuclear energy program? We can put it aside." their reaction was not appropriate because our country needs nuclear energy, and based on the experts' studies, within a few years, Iran will need 20,000 Megawatts of Nuclear-generated electrical power."

The Leader went on to say, "From that day, I said that the problem the U.S. has with Iran is irrelevant to its nuclear energy; it is only a pretext. They [some officials] said this was not true."

Ayatollah Khamenei confirmed that he was right all along on his concerns regarding the JCPOA, stating: "Now you can see for yourselves that my prediction is now a reality. We agreed on the nuclear agreement [the JCPOA]; but the animosities against Iran did not cease.""We do not trust the three European countries, like we don't trust the US; without receiving a strong guarantee from these three European countries, we won't stick to the nuclear agreement [the JCPOA]," said the Leader.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT
Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKADMAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:20 | Pages:16 | 14th May 2018 to 20th May 2018 | Rs.5/-

Scholars call for Unity among Muslims

Thousands attended the 14th Annual Soutul Awliya Conference in Kashmir

Both Pakistan and India must come forward to solve long pending Kashmir issue through trilateral solution: Allama Sheikh Abdul Rashid Dawoodi

Our land Kashmir has been highly blessed by great saints like Hazrat Ameer-e-Kabir Mir Syed Ali Hamadani & we should not forgot their struggle & contribution towards Islam and Kashmir. We need to promote the recitation of precious gift called "Awrad Al Fatiha" specially given by Ameer-e-Kabir to people of Kashmir in our Mosques. We should reverberate this precious gift in all mosques as like our ancestors used to do.

WILAYAT TIMES DESK

Srinagar: Despite shutdown call and restrictions in Kashmir, thousands of people across valley thronged South Kashmir to attend the 14th Annual Soutul Auwliya Conference at Anantnag in which scholars urged upon Muslims to follow the teachings of Holy Prophet (S) and Quran to serve Islam and promote Unity among nations.

In a Statement to Wilayat Times, Renowned religious organization Tehreel Soutul Auwliya Jammu and Kashmir organized 14th annual Soutul Auwliya Conference at Bagh-e-Nowgam area of Anantnag district of Kashmir in which thousands of followers of Holy Prophet (Pbuh) attended the conference. Scholars from India and other places gave their speeches at the conference and praised the religious spirit of people of Jammu and Kashmir. While presiding the conference, Patron of Tehreek Soutul Auwliya Jammu and Kashmir Alama Sheikh Abdul Rashid Dawoodi said that "Both India & Pakistan should come forward to solve the long pending Kashmir issue through trilateral solution". The blood of Kashmiris has become so cheap that there is not a single day in Kashmir which goes without killings of a Kashmiri.

He urged Muslims across world to hold hands together & get united to defeat the conspiracies of fringe elements which are hell bent to divide & disturb Muslims nations through various plots.

While speaking on the Kathua incident, he said that no religion or politics should come into way when it comes to case of humanity. He demanded that culprits should be hanged, so that it will become a lesson for other people in future.

Prominent Scholar of J&K and Chief Patron of Tehreek Soutul Auwliya Abdul Rashid Dawoodi further said that, Our land Kashmir has been highly blessed by great saints like Hazrat Ameer-e-Kabir Mir Syed Ali Hamadani & we should not forgot their struggle & contribution towards Islam and Kashmir. We need to promote the recitation of precious gift called "Awrad Al Fatiha" specially given by Ameer-e-Kabir to people of Kashmir in our Mosques. We should reverberate this precious gift in all mosques as like our ancestors used to do.

He said that our Tehreek will left no stone unturned to spread the teachings of Shah-e-Hamdan in every corner of state. Tehreek-e-Soutul Awliya is going to revolutionize education sector in coming years by opening schools at district and tehsil levels across Jammu and Kashmir. These schools will provide both forms of education, Islamic as well as academic.

Sheikh Dawoodi said that our organization is in contact with the renowned scholars of the world & we will left no stone unturned to bring top International scholars of world to Kashmir so as to uplift the true teachings of Islam in Kashmir.

The renowned scholars enlightened the participants with their deep love & knowledge towards Allah & Prophet Muhammad (PBUH). They stressed upon unity among Muslims to tackle the difficulties undergone to Muslims all over the world.

Besides all the renowned Islamic scholars of Jammu Kashmir, the conference was attended by renowned scholars outside J&K which include Mufti Azam Moradabad UP, Mufti Abdul Manan Kareemi, Adv Mohammad Sadiqullah Bangalore & Abdul Hassan Qadri Former Mufti Jamia Qadria Durban South Africa etc.

On the occasion, turbans were tied on the heads of Hufaz-E-Kiram & Maulanas who compeleted their courses & memorizing the whole Quran in a short span of time at Soutul Awliya across J&K. At the end while displaying the Holy relics, Scholars prayed for the Muslim World and martyrs of Kashmir.